رجسٹر نمبر اے ۹۳



M.B.KHAN ARTIST LUCKNOW

جلد ۹ — نمبر ۱۳

مضامین غیر

جمعہ ۲۸ مارچ ۱۹۲۴ء

ہولی

بس کی پڑیا رنگ میں گھولی — تبلیغ اور سنگٹھن کی ہولی

سچی سچ پوچھو تو جیسی ہولی اب کی سال ہوئی کبھی نہیں ہوئی مہاراج رامچندر جی نے لنکا میں سری کرشن مہاراج نے بھارت میں بھی ایسا رنگ نہ کھیلا ہوگا کیا دیکھتا ہوں کہ سوانگ آرہا ہے ایک پیر نورانی صورت کاندھے پر بیٹھا۔ نوجوان جوگی کے بغل میں پچکارہ جوگن کے ہاتھ میں اکتارہ عجب رنگین سریلی آواز میں گا رہے ہیں بندہ نے فوراً نقل کی نوٹ بک میں تمام جذبات ثبت کیے اور دوڑا اودھ پنچ میں حاضر ہوا لیجیے اور عوض میں گلال نذر کیجیے

دھرپد

ہولی کھیلیں دگمبیر جیب سسری کی [illegible] ٭ دوروپی [illegible] آپ پہلی [illegible]
بچے [illegible] ٭ [illegible] ہولی کا [illegible]

بھر بھر بھر بھر بھر کبیرا ٭ ہولی کھیلیں دگمبیر

چاروں طرف سے [illegible] سب [illegible] ٭ کشن [illegible] ہوں ٭ [illegible]
تن تن [illegible] ہولی [illegible] ٭ [illegible]

بھر بھر بھر بھر بھر کبیرا ٭ ہولی کھیلیں دگمبیر

[illegible] رنگ [illegible] ٭ [illegible]
سنگٹھن کی پچکاری [illegible] ٭ [illegible] ترکشن کی [illegible]

بھر بھر بھر بھر بھر کبیرا ٭ ہولی کھیلیں دگمبیر

[illegible] سنگٹھن [illegible] ٭ [illegible]
ہندو مسلم [illegible] انگریز [illegible] ٭ [illegible]

بھر بھر بھر بھر بھر کبیرا ٭ ہولی کھیلیں دگمبیر

[illegible] ٭ [illegible] پچکاری
[illegible] ٭ [illegible]

بھر بھر بھر بھر بھر کبیرا ٭ ہولی کھیلیں دگمبیر

[illegible] ٭ [illegible]
[illegible] ٭ [illegible]
[illegible] ٭ گاندھی جی [illegible]

بھر بھر بھر بھر بھر کبیرا ٭ ہولی کھیلیں دگمبیر

[illegible]

ہولی

بس زیادہ نہ چھیڑو ورنہ ابھی پچکاری رسید کروں گا۔ جانتے ہو کہ بادۂ رنگانی کے نشہ میں چور ہوں [illegible] فریاد [illegible] مار بیٹھے گا۔ لو ہولی کی غزل لو اور چل دو۔

سخت ہے جوش جنوں [illegible] ہولی — بس جو ہونی تھی [illegible] ہولی
لال کر آنکھوں [illegible] مطلب — ساتھ اپنے تھی [illegible] خاک کی جھولی ہولی
اس سینہ کو جلا ایسا کہ ہو خاک سیاہ — بیگناہوں پہ چلاتا ہے جو گولی ہولی
ڈھونڈتا پھرتا تھا گھسنے کو وہ بل چوہے کا — غیر کے پیچھے [illegible] تری ٹولی ہولی
گوری [illegible] جو دکھانے لگیں جوبن کی بہار — کالے ہاتھوں [illegible] ڈالی ہے چولی ہولی
کوئی دوکاں کے آگے سے ذرا نکلے تو — پان کی پیک سے کھیلیں گے تری ہولی
[illegible] نے [illegible] ہولی کا [illegible] — کہتا ہے اب تو جو [illegible] ہولی
کیا کسی غیر کے پچکاریاں [illegible] — ہندوؤں اور مسلمانوں کی ہولی ہولی

نقش تسخیر جو بازو پہ ترے ہے نشتر
پیچھے پیچھے ترے اس شوخ کی ٹولی ہولی

راقم
نشتر [illegible]

لالہ جی دہقانی دُھن میں

[illegible] مار کے — [illegible] کاٹ کاٹ [illegible] بگاڑ کے
پہلے تو وہ لپٹ گیا [illegible] — پھر [illegible] مار کے
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible] مار کے
[illegible] — [illegible] پچھاڑ کے
[illegible] گر پڑی — [illegible] ٹوپی اتار کے
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible] بگاڑ کے
لالہ جی [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

ہنستے تو سے ذرا گھر آ جا باپ رے — کاہے ماں دیکھی منھ کو اب پٹیاں پاڑ کے

مکار و جعلساز و فریبی و بے ایمان — وہ صاف اپنی آپ ہی ادھر رہے دگا باز یار کے

کا جانی لیکھ وہ سٹے دو ہی تین چار سیر — لے جات ہے ذرا دین بھلے اُبھار کے

کونے گھر ہیاں اور ستارہ ہے آج کالہ — مہراج دیکھ بتاؤ تو پوتھی بچار کے

ہانکیو نہ دیکھو مار سے اب کے کبھوں مری — پاؤ گے رہیں جو گھر سے میں مار کے

مو کہاں اپنی لیکھے ہمر یا کہیں گو — رہ گئے سسر کے باپ ستارہ پکار کے

راقم ـــــ سسر کو باپ فتحپوری

قدیم الفاظ کی جدید تحقیقات

اتحاد - آپ کا نام مسٹر اتحاد ہے۔ آپ عرب کے باشندہ اور اپنے قبیلہ کے معزز اشخاص میں سے ہیں سنہ پیدائش نامعلوم سنہ ہجری کی ابتدا میں عرب کے زمیندار تھے۔ رفتہ رفتہ تمام دنیا کے ٹھیکہ دار ہو گئے اور کئی صدی تک بڑے زور و شور سے حکومت کرتے رہے۔ فلک ناہنجار نہ دیکھ سکا سب کروفر خاک میں ملا دیا۔ مفلس نادار بے یار و مددگار رہ گئے خدائی خوار گدھے سوار بنا دیا۔ مجبوراً آپ کو سنہ ۱۹۱۶ء میں ہندوستان آنا پڑا۔ لیکن کچھ تو اہل ہند کی بے اعتنائیوں کے سبب اور کچھ نظر بندی اور جیل کے خوف کے باعث بے نیل مرام تشریف لیگئے۔ اکثر ہندوستانیوں نے وحشی کم جہاں پاک کے پُرزور نعروں کے ساتھ رخصت کیا۔ سنا جاتا ہے کہ آجکل انگورہ میں قیام پذیر اور اہل ہند کی اہانت و تحقیر کی کسی عدالت میں داد خواہی کر رہے ہیں۔

حیا - خدا مغفرت کرے۔ ابتدائے آفرینش سے تمام عالم پر نہایت عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کرتی تھی۔ لیکن اسکی چھوٹی بہن بےحیائی جو کس مپرسی کی حالت میں تھی حسد و رشک اور شہوت کی خاطر موقع پا کر لامت کے تیروں سے مجروح کر دیا۔ لیکن یہ سخت جان تھی پھر بھی عرصہ تک زندہ رہی۔ آخر ضرب شدید کی وجہ سے بخار کہنہ میں کئی صدی تک مبتلا رہ کر عین جوانی میں عالم جاودانی کی راہ لی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اب غاصب بہن اسکے تاج و تخت کی مالک اور دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔

جہاد - یہ مسلمانوں کا ایک بیش قیمت مضبوط اور مفید آلہ ہے۔ ابتدا میں اسکے ذریعہ بڑے بڑے معرکے سر ہوئے۔ لیکن ایک زمانے تک کام نہ لینے کی وجہ سے زنگ آلود اور معطل ہے۔ اسکی دھار کند اور جوہر معدوم ہیں۔

ادب - ایک مرکب اسم ہے ا - دب سنسکرت میں الف نفی کی علامت ہے۔ اسکے معنے ہوئے نہ دبنے والا یعنی جو شخص چھوٹوں کی شرم اور بڑوں کا لحاظ نہ کرے عام اس سے کہ وہ باپ ہو یا بھائی۔ ماں ہو یا بہن۔ اپنا ہو یا بیگانہ۔

سوراج - یہ ایک لاثانی تیاج ہے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ سو - راج یعنی اسے راج کرنے والے آرام سے سوئے۔ یہ ... راج یعنی ایک جگہ سیکڑوں مختلف خود غرض حاکموں کا حکومت کرنا آپ کچھ عرصہ سے ہندوستان میں مقیم ہیں اور اہل ہند کو باہمی جنگ و جدل کا سبق پڑھا رہے ہیں تاکہ گورنمنٹ کے آرام میں خلل نہ آنے پائے۔

عشق - ایک پرندہ ہے جو کوہستان دل میں پیدا ہوتا ہے اور وہیں رہا کرتا ہے۔ لیکن تقریباً چار صدیوں سے موسم گرما کی شدت کے باعث اس نے ملک ہوس پرستی میں نوک زبان پر آشیانہ بنا لیا ہے اور وہیں لذت کی زندگی بسر کرتا ہے۔ جاڑا پڑتا ہی نہیں کہ برف باری وغیرہ کے خوف سے نشاکدوں میں منتقل ہونا پڑے۔ طرفہ تر یہ واقعہ ہے کہ آجکل انسانوں کا ہر ایک فرد باوجود غیر جنسیت کھینچ تان کر یہ رشتہ یگانگی اسکے گلے میں ڈال ہی دیتا ہے اور اسکو کسی بڑے رتبہ و فخر (بے نے) پر پہونچنے سے بہتر سمجھتا ہے۔ خدا خیر کرے۔

شاعری - یہ لفظ آجکل چوری کا مرادف ہے۔ مشاہیر قدما کے کلام میں الفاظی تبدیلیاں کرکے اپنی طرف منسوب کرنا اور بیجا داد طلب کرنا۔ اسمیں عروض و قافیہ کا جاننا تو ایک طرف بحروں کا نام بھی یاد ہونا ضروری نہیں۔ ہر وہ شخص جو زبان اردو بول سکتا ہے خواہ لکھ نہ سکتا ہو شاعری کے سارٹیفکٹ پانے کا مستحق ہے۔ اخبار صدائے احتجاج تنبیہ کریں اور گورنمنٹ کو چاہیے کہ ایک مطبع میں سارٹیفکٹ چھپوانا شروع کردے۔ کیا آپ بھی سارٹیفکٹ کے طالب ہیں۔

ہمدردی - مرادف خود غرضی۔ اپنے مطلب نفع اور شہرت کی خاطر پبلک سے چندہ وصول کرنا اور لکچر دینا کہ "ذی الپا پولر"

ٹھینگس - عربی لفظ ہے۔ زبانی اور خشک شکریہ کا مرادف اخذ از علم و ادب کے لیے بات بات پر اسکا استعمال کرنا نہایت زیادہ مفید ہے از صحاح۔

آمدنی یا دست غیب - تنخواہ کے علاوہ لوٹ مار خلط ملط کرکے اپنی جیب بھرنا۔ وہ محکمہ مردود بارگاہ اہل ہند ہے۔ جہاں یہ خیر اور نہ ملے اطبا کی جدید تحقیقات کی بنا پر یہ مفرح۔ مقوی دماغ۔ ہاضم اور زود اثر چیز ثابت ہوئی ہے ہر عطار کی دکان پر مل سکتی ہے۔

راقم ـــــ فیروز رامپوری

سُنہری دنیا
اور
اسٹارلینڈ سون اسکول الٰہ آباد

اے سنہری دنیا۔ تجھ میں نت نئی تبدیلیاں آئے دن رہتی ہیں اور ہماری دلچسپیوں کو ترقی دیتی جاتی ہیں۔ تجھ میں جدا جدا دل و دماغ رکھنے والے افراد موجود ہیں۔ کوئی منجم ہے کوئی منطقی۔ کوئی شاعر ہے کوئی ادیب کسی کو فلسفہ کا خاص چسکہ ہے کوئی علم طبیعات کو ہر چیز سے زیادہ عزیز رکھتا ہے ان کی فطرت انکی دلی قوتوں کی کمی زیادتی۔ انکے جسم کی بناوٹ چہرے کی وضع قطع دماغ اور سر کی کاٹ چھانٹ حسیات اور جذبات کا نشیب و فراز انہیں مختلف راستے سمجھاتا ہے۔ ان لوگوں کی حالت قابل افسوس ہے جو کسی ایسی چیز کی تمنا کریں جسکی قابلیت فطرۃً رکھتے ہی نہوں۔ گویا احکام فطرت انکے نزدیک کچے دھاگے کے مثل ہیں جب چاہا توڑ ڈالا جب چاہا گرہ دیدی خاصہ آپ اعتراض کریں کہ کوئی شخص اپنی فطرت کے خلاف خواہش کر ہی نہیں سکتا۔ اور جب کسی شخص میں سرے ہی سے ایک مادہ موجود نہیں تو اسکے تقاضے کی طرف اُسے لگاؤ کا خیال ہو ہی نہیں سکتا۔ آپکے اعتراض میرے سر آنکھوں پر مگر خناب جہل اور ہٹ دھرمی۔ بیجا جذبات اور بےتکی صحبت کا لازمی نتیجہ میری لکھی ہوئی سطروں کا کافی ثبوت ہیں۔ ایک جیتی جاگتی مثال اور ایک تھوڑے ہی دنوں کا انوکھا واقعہ حوالہ قلم ہے الٰہ آباد میں چند سال سے ایک مڈل اسکول قائم ہوا ہے۔ جسکا نام اسٹارلینڈسون اسکول

الٰہ آباد ہے۔ مجھے اسوقت صرف وہاں کے مولوی صاحب کی بابت کچھ کہنا ہے جو اُردو فارسی کے ٹیچر ہیں اور گو پاس مڈل کے عمدہ اشخاص میں اپنے آپ کو خیال فرماتے ہیں۔ مولوی صاحب کا سن شریف کوئی ستائیس اٹھائیس کا ہوگا۔ دو آنکھیں ہیں دو بھویں ہیں دو لب ہیں دو کان ہیں دو ہاتھ ہیں دو پاؤں ہیں دس دس انگلیاں اور منھ میں بتیس دانت ہیں اور بھی ضروریات جسمی کی چیزیں موجود ہیں۔ کچھ تو فطرت نے پہلے ہی احساس کی قوت اور دراک خدمات کا شعور عطا کرنے میں بھول چوک کی تھی اسپر

واقف نہیں بنا دیتے بلکہ زباندان بھی۔ آپ کو اپنی زباندانی کا بے حد گھمنڈ اور اپنی سخن شناسی و نکتہ رسی کا بےجا خیال کسی وقت نچلے بیٹھنے ہی نہیں دیتا۔ دو تین دن ہوے موصوف درجۂ ہشتم میں لڑکوں کو اُردو کا سبق دے رہے تھے ایک مختصر سی گفتگو حوالہ قلم کی جاتی ہے جس سے آپ کی زباندانی و سخن شناسی کا ٹھیک اندازہ ہو سکتا ہے۔

طالبعلم۔ مولوی صاحب اس شعر کا مطلب سمجھا دیجئے

شعر۔ یہ جواہر خانۂ دنیا جو ہے با آب و تاب
اہل صورت کا ہے دریا اہل معنی کا سراب

مولوی صاحب (مطلب سمجھا کر) یعنی اُر دنیا جو ہے اسے جواہر خانے سے مثال دی ہے اور شاعر کہتا ہے کہ یہ جواہر خانے کی طرح ہے اور باآب و تاب ہے ظاہر بین نگاہیں رکھنے والوں کے لیے دریا ہے اور حقیقت شناس لوگوں کی نگاہ میں بالوہے جو ایک فانی چیز ہے۔

(واہ مولانا واہ قربان جایئے آپ نے کس سہولت کے ساتھ سلجھی ہوئی نظم کو الجھی ہوئی نثر کر دیا۔ ترجمہ کا ترجمہ اور مطلب کا مطلب محاورات کی برجستگی۔ الفاظ کی عمدگی۔ عبارت کی شان۔ روزمرہ کی بول چال زبان کی سلاست اور جملہ کی فصاحت کی داد کوئی کیا دے سکتا ہے۔

خاموشی از ثنائے تو حدِ ثنائے تست

طالبعلم (اگلا شعر پڑھتا ہے)

وہ عظیم الشان مکان اتنی تھیں جنکی رفعتیں
جنکے طاق آسماں کو طاق ابرو ہے ہوا

طالبعلم۔ مولانا! طاق ابرو مکان کے کس حصہ کو کہتے ہیں۔

مولانا۔ بھائی یہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ تھوڑی سی مناسبت کے ساتھ شاعر کہتا ہے جس طرح انسان کے

کھلونا
(کانگریسی لیڈر)



طرہ یہ کہ قادی نے دماغ کی رہی سہی پونجی تباہ کردی سونے میں سہاگا یہ کہ آپ کو ہر درجہ میں اُردو فارسی پڑھانی پڑتی ہے جس سے لڑکوں کی ناسمجھی اور نہ لیم لڑکوں کی شرارت سے ناک میں دم ہے۔ گو قتا ربچہ اجاتا ہے مگر اُن دری ہمت بلی بے خودداری انڈرسے حوصلہ ابرو پر بل بھی نہیں آنے دیتے۔ ہر وقت کوکی جوئی وسٹ انہ واچ کارخانہ کی گھڑی کی طرح اپنا کام جاری ہی رکھتے ہیں۔ آپ کا خیال ہے کہ فارسی کی کچھ کتابیں اور عربی کے چند نسخے انسان کو صرف علم اشیاء ہی سے

جسم میں ابرو ہمارے سب اعضا سے بلندی پر ہوتا ہے
اسی طرح جھکے ہوئے آسمان و طاق میں ہوتا ہے
طالب علم۔ مولانا یہ تھوڑی سی مناسبت میری سمجھ
میں نہیں آئی۔ جیسے انسان کے خم ابرو سے
مطلب ہی کیا۔ مکان کے طاق ابرو سے غرض ہے
کیا یہ طاق ابرو محض شعر موزوں کرنے کی غرض سے ہے
یا اسکا کوئی خاص اثر شعر کے معنوں میں نہیں؟
اگر ہے تو کیا بلندی کے لحاظ سے انسان کے جسم میں
ابرو سے بلند پیشانی ہے اُس سے اونچا سر۔ سر کیوں
نہیں کہا۔

مولانا۔ پہلے تو لگے بغلیں جھانکنے مگر جب یہ خیال آیا
کہ لڑکے نے طالب علم ہو کر ایسے اعتراض مجھ پر کیے ہیں
اُس کی حرارت دماغ پر چراغ پا ہو گئے فرمانے لگے۔ شاعر پر
کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا (خوب کہی) اور میری
سمجھ میں اسکے وہی معنی ہیں۔ تمہارا جو جی چاہے سمجھو۔
یہ الفاظ کچھ اس آواز اور ایسے لہجہ میں کہے گئے
کہ بیچارے غریب طالب علم کو جرأت نہوئی کہ مولانا سے
انکے دعوے کی دلیل مانگے۔

چونکہ یہ طالب علم کو وجہ معقول بتا کہ ثابت ہوا
لہذا جھٹ پٹ دوسرے طالب علم کو پڑھنے کے لیے
حکم دیا گیا۔

دوسرا طالب علم۔ شعر

تھا جہاں وہ مجمع عالی وہاں اب ہے تو کیا
نقش سُم گور یا کمند کوئی چہ عقاب

خیر مطلب کسی طرح سمجھا دیے گئے۔

طالب علم۔ مجمع عالی سے کیا مراد ہے؟
مولانا۔ عالی ہی مکانات سے (جلدی اور آگے بڑھو)
طالب علم۔ جی اگر دو خشت باہم لب افسوس ہیں
اور جو کوئی طاق ہے تو صورت چشم پر آب
مولانا۔ اگر وہ انہیں ہیں تو ہمیں افسوس کرنا چاہیے
اور طاق کی صورت دیکھ کر رونا چاہیے۔

فیصلہ ناظرین کی طبع ذہانت کے سپرد کر کے سلام رخصت
عرض ہیں کہ مشت دہ
کار طفلاں تمام خواہد شد

راقم مدیر تعلیمات سرکار پنچ طالب

غزل

کہتا ہے وہ کہ کھیلی ہے کاہے کے تھور کی
ہم کون بات کیں بتاؤ کہو کس کی
بابو جی ریل جائے گی کب کان پور کی
جانا ہے ہم کو کرنے نالش حضور کی
بوڑھا وہ کس ادا سے کہتا ہے کہ تو کہاں گیا
ہم کھائی روٹی چوکی بیٹی مسور کی
ہاں صبح وصل کہنے لگا مجھ سے وہ گنوار
اب جائی دیے گھر جو ہو مرضی حضور کی
دیکھیے یہیں کیئے کمال ہو ہم کم نصیب کے
خوش ہو کے بھولی جاتی ہے روٹی تنور کی
کہتا ہے وہ کہ دیکھنے جلیبی کی بہر مانگ
دیکھیں تو جو کوئی سکی گھسیکھپور کی
مجھ کو نفور دیکھ کے بولا وہ بے شعور
ہم کا کھراب لگتی ہیں باتیں گرور کی
کہتا ہے وہ پریت کی ہوتی بری ہے چوٹ
جاڑ سیاں جی سینک کرو زبر جبور کی
بے پیر کی اب اُڑانے لگا ہے بہت وہ خوش
کچھ دن میں بولی بولے عجب کیا طیور کی
ہو جائے وہ کج گری عشق عدو بھی
کھاتے منگا کے گولیاں گورکھپور کی
وہ پیر گڑ گڑاتے ہیں کہنے لگے جو
ٹکٹی گرہو کا مرے موڑے سے گھور کی

بجائے مشاعرہ کی بدولت میاں ظریف
کرنے لگے ہیں سیر بہت فتحپور کی
ماتقدم

ظریف چودھری از فتحپور

مولانا پنچ کی نوٹ بک

وہی مثل ہے کہ گیا چھوڑ دمامے کو جانے حاجی بچے
کھلا کھاتے۔ بیچارے ولسن جانشین ریاست
مہاراجہ کے ایڈ منسٹریٹر موٹر کار سے گرے۔ ہنسلی پسلی
چور ہو گئی تا ہم بھی چھٹ گئے یعنی موٹر کی بھی بہت
چوٹ آئی۔ سنا ہے کہ لاہور آنے والے ہیں۔ اس
خبر پر معززہ کالج لاہور کو ایک شعر یاد آیا ہے

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال می آید

مگر ہم تو سمجھتے ہیں کہ ابھیوں کی رسی دراز ہوتی
ہے مسٹر موصوف پھر وٹ بہت کے ناظرین ہو گئے
اور سکھوں کو تمام شہادت اپنے ہاتھ سے بنانی پڑیگی۔
اگر ایسے حوادث سبق آموز ہوتے یا ان کا غیبی اثر
قابل قبول ہوتا تو سکھوں کو یہ روز بد دیکھنا پڑتا
صاحب موصوف کو بکار سرکاری ضرب شدید سے
سابقہ پڑا ہے لہذا تمام ہندوستانیوں کو سفارش
کرنی چاہیے کہ گورنمنٹ وقت تمام ریاست نابھ کا



پرانی تصویر پر نیا رنگ

شریف مکہ یہ بیٹھے ہیں دیکھ لو رندو
شراب ناب انھیں کے کنوئیں کا پانی ہے

مسٹر پنچ: "اماں یہ کیا بنا رہے ہو؟"

مصور: "نیا خلیفہ"

جب نامہ انکے نام لکھ دے ورنہ بہادروں کی ناقدرشناسی کا الزام حکومت کے سر تھوپا جائیگا
مہاراجہ نابھا نے بقول سرکاری ریاست کو بڑی چیز سمجھ کے چھوڑ دیا۔ بڑی چیز ورنہ میں چھوڑنا بھی بڑا ہے ولیعہد بھی بڑی چیز کو بڑا ہی سمجھیگا آخر کس باپ کا بیٹا ہے؟ پس کالا ہے برٹش مسٹر ولسن جانسٹن بصلۂ بہادری ہونا چاہیئے

بحسب افواہ سکھ ایجی ٹیشن میں ریاست کا بائیس لاکھ روپیہ صرف کرنا۔ ہزاروں کو جیلخانہ بھیجنا۔ سیکڑوں کو زخمی کرنا۔ بیسیوں کو نشانہ بنانا پھر بیکار سرکاری ہنسلی پسلی توڑوانا کچھ کم بہادری نہیں ہے۔ آخر کانپور کی مچھلی والی مسجد کے واقعہ میں کالی پولیس کو انعام بہادری دیا گیا تھا یہ تو گورے چہرے والا ہے۔

اونی سی ادنی بات پر کچہریاں چوٹ کرتی ہیں کہ ہماری توہین ہوئی۔ توہین عدالت کی دفعہ میں ترمیم کی ضرورت ہے۔ اخباری کاغذوں کا کام یہی ہے کہ وہ ہر ایک واقعہ پر رائے زنی بھی کرتے رہیں (مگر نیک نیتی کے ساتھ) یہاں یہ حال ہے کہ بولتے ہی گال کاٹا جاتا ہے چنانچہ مدراس کے سوراجیہ پر بالفعل اسی قسم کی چوٹ کی گئی ہے۔ ایڈیٹر اور پرنٹر کے نام نوٹس دیئے گئے کہ وہ حاضر عدالت ہوں۔ انھوں نے حاضری سے انکار کر دیا۔ جو مقدمات زیر تحقیق ہوتے ہیں ان میں بھی بعدہٗ غلط کاریوں کا امکان ہے۔ اگر کسی ایڈیٹر نے کچھ لکھا تو نانی حاضری کی طرح کچہریوں کو "رہ تو جا نگوڑے" کہہ کے ڈپٹے دوڑنا اچھا خاصا مسخرہ پن ہے۔

گزشتہ ہفتہ کی گپیپی اخبار کا خلاصہ یہ خبر ہے کہ اسمبلی میں بجٹ صاحب قلابازی کھا گئے۔ یعنے سوراجی پہلوانوں نے نامنظوری کا اڑنگا لگا دیا اور تین ووٹوں کی کثرت سے جیت گئے۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کو جو شخص خرابد طلی کا حامل سمجھے اسے عقل کے ناخن لینے چاہئیں ابھی یہ اسمبلی یا کونسل صرف اسلیے ہے کہ فضول خرچیوں کا جرم محض وائسرائے یا گورنر کی ذات پر عائد نہ ہو بلکہ ہندوستانی بھی اسمیں شامل ہو جائیں لہٰذا ہندوستانیوں کی طرف سے نامنظوری اور حاکم اعلےٰ کی جانب سے باختیارات خاص منظوری کا سلسلہ برابر قائم رہنا چاہیئے تاکہ ہندوستانی شریک فی الجرم رہیں وائسرائے صاحب ہر کام میں اپنے سرٹیفکٹ سے کام لیتے رہیں۔ ملکی آمدنی اور خرچ کا تعین اپنے ہاتھ میں رکھنا اور دوسروں سے کہنا کہ عیش کے تماشا مالک ہم ہیں اونچ نیچ یا مصیبت کے وقت آدھا بوجھ تم اٹھاؤ۔ خاصی ٹھٹھول ہے۔

سنتے ہیں کہ ایران میں جمہوریت کا اعلان کر دیا گیا دیکھیے جو شاہی خاندان نچلا بیٹھے۔ سردار سپاہ نے غالباً رشتہ بندی کر لی ہوگی۔

شاہ حجاز کے بعض حامی جرائد نے حدیث من مات و لم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاھلیۃ پیش کی ہے جسکا ماحصل یہ ہے کہ امام زمانہ کا پہچاننا لازم ہے ورنہ آدمی جاہلیت کی موت مرے گا۔ اس مضمون کو سنتے ہی ایک ظریف نے کہا "یعرف" کو "یصنع" سے بدل دیجئے یعنے پہچاننے کے عوض امام سازی لازم ہے۔

پنچ مل خدا۔ خدا مل پنچ

حیدرآبادی قاف اور خے

عبرانی میں حاے حطی کے لیے جو شکل مقرر ہے اسے یہودی خ پڑھتے ہیں اور وہ مگر بیز خاے معجمہ ترکی خاے معجمہ کو ہمیشہ حاے حطی پڑھتے ہیں مثلاً خانم کو حانم علے ہذا القیاس ہمارے دکنی دوست خ کو ق اور ق کو خ کی جگہ تلفظ فرماتے ہیں چنانچہ ایک شخص صوبۂ اودھ کے رہنے والے حیدرآباد میں قاضی مقرر ہوئے۔ انھوں نے اپنے دکنی ملازم سے کہا۔ یعقوب! قلمدان سے قینچی نکال لاؤ۔ ملازم نے وہیں سے آواز دی۔ "قاضی صاحب خلمدان میں خینچی ہے نہ چاخو نہ خلم" قاضی صاحب گھبرا کے کہنے لگے۔ "ابے کہیں تو قاف بولا ہوتا" نوکر نے کہا "بہت خوب"

ہمارے سامنے بکثرت ایسے واقعات موجود ہیں جنمیں سرکاری ایما سے تحقیق و تفتیش ہوئی مگر جب رپورٹ دیکھی تو سوائے خے کے کہیں قاف دکھائی نہ دیا۔ جن بیگناہوں کا خون بہا وہی مجرم اور سراسر قصوروار نکلے۔ جلیانوالہ باغ کی رپورٹ ابھی دل سے محو نہ ہوئی تھی کہ جیتو کے حادثہ کی رپورٹ ایک ہندوستانی سردار نے جو اسی کام کے لیے مقرر کیا گیا تھا پیش کی صرف ایک جگہ "بہت خوب" میں قاف کا پتہ لگا لیجئے رپورٹر صاحب کے پاس آتشین اوزار کی فہرست نہیں ہے جو شبہہ کی جتھے نے استعمال کیے آپ کو

صرف استقدر معلوم ہے کہ بندوقیں تھیں اور سب کی استعمال بھی ہوئیں جب استعمال نہیں ہوئی تھیں جب بھی بیٹھے والے انکے استعمال کا ارادہ ظاہر کر رہے تھے۔

چڑیاں اڑنے کے واسطے پر رکھتی ہیں۔ بندوقیں اور ٹھنیاں کام کرنے کو تھے۔ شبہ کی جگہ اس متعلق استدلال کا جواب نہیں دے سکتا کہ اگر انکا ارادہ دغا تو راستے کے درختوں سے ٹھنیاں کیوں توڑیں!

واقعی ٹھنیاں جب کبھی توڑی جاتی ہیں تو جلنے کے ارادے سے۔ رپورٹ میں تین فائر کا پتا [illegible] کو مل گیا۔ ایک گولی مرشنیوں خانے کی چھت پر پہونچی (غالباً مرشنیوں نے اکالیوں کے استقبال کا ارادہ کیا ہوگا) دوسری حضور سنگھ کی پگڑی سے ملاقات کرنے گئی تھی (پگڑی جلنے کے بعد ٹھنڈی پڑ گئی ہوگی) تیسری نے البتہ اتنا کام کیا کہ امام الدین کی ران میں لگی باقی جتنی گولیاں تھیں انھیں زخمی کرنے کا فن یاد نہ تھا سن سن کرتی نکل گئیں۔

امام الدین صاحب کی نسبت کہا جاتا ہے کہ آپ فائر کرنے والی جماعت کے پیچھے تھے (ظاہر ہے کہ مارنے کے پیچھے جو کوئی ہوتا ہے وہ زخمی ضرور ہوتا ہے)

ان واقعات کے گواہ سب معتبر ہیں [illegible] جنکے پیچھے اکالیوں نے پاؤں رصد دبا رکھے تھے اور آپ پیٹھ موڑ کے لیٹے پڑے تھے۔ عمدہ ترین گواہ ہیں اسپیشل اور گورے چہرے والے۔ حق کو اکالی گواہ بھی مل گئے جنھوں نے اپنے خلاف گواہی دی مثلاً جگت سنگھ لیس بیان کہیں۔ [illegible] دخل نہیں ہے۔ جو کچھ ہے وہ [illegible] ہے۔ واہ واہ کیا منطق ہوئی [illegible] ہو گیا معقول اور قوی دلائل ہیں دل تو یقین و توہم ہوا جاتا ہے۔ اکالی کہتے ہیں کہ یہ ایک جابجائی کارروائی تھی۔ اور قاتل کی گواہی کو معتبر ٹھہرانا سردار صاحب ہی کا کام ہے۔ ہم بھی اس رپورٹ سے مطمئن نہیں ہیں۔ اس قسم کی کارروائیاں ہم نے بہت سنی ہیں۔ ایک شخص بی عشیاری بیچاری مرض سے مجبور تھیں یعنی بواسیر اور سوء ہضم کی شکایت۔ سوفت کا لاٹک پودینہ نوسادر گلاب تند کا استعمال جاری۔ ہر وقت جواب بے سوال کی عادت۔ نسوانی نوحم اللہ دستگیر سان ہے جنگ میں اعلی مشق [illegible] کے بیٹے وہ اپنے لڑکے کو پاس سے سرکنے نہیں دیتیں ادھر ادھر سے آواز آئی اور ادھر لگے رونے کی [illegible] ٹپ پڑی۔ [illegible] کیا عجیب ہے جب دیکھو عشق [illegible] جاتا ہے۔ لڑکا بیچارہ خاموش ٹھنڈ دیکھ کے رہ جاتا۔ اتفاقاً ایک روز لڑکا کھیل میں مشغول ہو گیا۔ مسافر صاحب سامنے بیٹھے تھے بی عشیاری نے لڑکے کو پکارا "بیٹا یہاں آکے بیٹھو" لڑکا سمجھ گیا نہ کیوں سمجھتا؟ کہنے لگا "اماں تم شوق سے آواز لگاؤ...... ہم میاں مسافر سے کہہ چکے کہ ہم تھے اماں نہیں سنتیں"

لطیفہ: ایک کانسٹبل نے کسی شخص کو خارج عام پر پاخانہ پھرتے پکڑا۔ اس شخص نے اپنی جگہ سے اٹھ کے دوسری جگہ بھی پاخانہ پھرا اور کنسٹبل کے ساتھ ہولیا۔ حاکم نے پوچھا "وہاں کیا بات ہے؟ تم ہوگا؟"
ملزم "سرکار اس کانسٹبل کو جاتے دیکھ کے مجھسے بھی خطا ہو گئی"
صاحب کو موقع معائنہ فرمانا پڑا دیکھا تو دو جگہ ثبوت موجود ہے دونوں پر جرمانہ کر دیا۔

اس طرح کی تمام تحقیق و تفتیش بے اثر ہوتی ہے۔ حکومت کو لازم ہے کہ وہ اگر بے گناہ بننا چاہتی ہے تو ساکت رہے۔ ایک طرف یہ رپورٹ ہے دوسری جانب ڈاکٹر کچلو کا حلف نامہ ہے عوام الناس کے نزدیک اس حلف نامہ کے آگے کوئی رپورٹ صحیح نہیں ہو سکتی "تم شوق سے آواز لگاؤ... ہم کہہ چکے کہ اماں نہیں ہیں ہم تھے" کی ہمدردی آمیز صدائیں اور اس رپورٹ میں کوئی فرق نہیں۔ قاتل و مقتول دونوں کے مسلح ہونے سے جرم میں کوئی خفت ہوتی ہے۔ اگر دونوں مسلح تھے تو دونوں کو مجرم بناؤ اس لئے کہ حملے کی ابتدا کس کی طرف سے ہوئی؟ اس کو بیان کرنے میں رپورٹ نگار نے گول گول الفاظ استعمال کئے ہیں۔ (منقول از روزنامہ ہمدم ۲۳ مارچ) یہ مسئلہ کہ پہلے گولی کس نے چلائی میرے خیال میں ایسا اہم نہیں۔ شہادت سے معلوم ہے ہر طرح اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے تلا ہوا ہے حالت یہ تھی کہ ان حالات میں کوئی اور نیز آدمی گولی چلانے کے بغیر نہ رہ سکتا۔ اس عبارت سے مترشح ہوتا ہے کہ فوج نے حملہ کی ابتدا کی۔ لیکن آگے بڑھ کے فرماتے ہیں "جس وقت اکالیوں کا گروہ تمام و کمال تشدد پر آمادہ تھا اور ریاست کی فوجوں کے ساتھ گولیوں کا تبادلہ کرنے لگا اسوقت حکام انکے ساتھ ہر طرح کا سلوک کرنے کا حق رکھتے تھے"

یہ عبارت ظاہر کرتی ہے کہ خدا جانے حملہ کس کی طرف سے شروع ہوا۔ گولی کا تبادلہ ہوا ایک گروہ کی سب گولیاں سوائے ایک کے خالی گئیں دوسرے گروہ کی گولیاں زیادہ تعلیم یافتہ تھیں کارگر ہوئیں۔ اکالی کہتے ہیں دونوں جگہ سرکاری کانسٹبل تھے (ہوگا) ذرا بچئے ایسے کمزور دفاع سے سوائے ندامت کے کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر حکومت دفاع الزام کی نسبت انصاف کو زیادہ پسند کرتی ہے تو کیوں ایک آزاد کمیشن مقرر نہیں کرتی۔ جو عوام کی تسکین ہو۔ نہ حکومت معصوم ہے نہ اکالی ولی اللہ ہیں۔ خطا کا امکان دونوں جانب ہے۔ البتہ اپنے غلطی کی بہ دوسرے کی بہ نسبت [illegible] کم معلوم ہوتی ہے۔

توکل علیہ الرحمہ

[illegible] کی آمد آمد [illegible] کی بدولت مرحوم تو نہیں مگر آرام سے محروم ہونے کا سلسلہ جاری ہے۔ باب اجابت کشادہ ہے۔ جابجا چیچک کا بھی زور ہے۔ سالانہ مہمان یعنی حضرت رمضان نے اپنی تشریف آوری کا اطلاعی خط بھیجدیا ہے خون خشک ہوا جاتا ہے۔

التماس ضروری — آئندہ اودھ پنچ کا یوم الاشاعت یکشنبہ مقرر کیا جاتا ہے۔ (۲) [illegible] اعانت کی بہت ضرورت ہے

بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرات ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ظرافت کی اور راگ بوجہ اس ضمون ... کی قابلیت اڈیٹر کی استعداد سے اُنھیں کافی واقفیت ہوگئی اُنکی رائے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔

ہمارا قاعدہ ہے کہ فالتو پرچے دفتر میں بیکار رہتے ہیں اُن کو نمونہ میں صرف کرواتے ہیں۔ مطالب ممکن کو اس ایک پرچہ میں اپنے مفید مطلب باتیں ملیں یا نہ ملیں اسکی پروا نہیں۔ لہٰذا کم از کم ایک سہ ماہی کے واسطے خریدار ہو جانا نمونہ طلب کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں ناظر کو ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی و ادبی فوائد محسوس ہوں اور چند مضمون بھی اُسکے مذاق کے موافق ملجائیں تو دام وصول۔ ورنہ پنچ پی ہزار قسمت کھائی ہو مابہ خیر شما بہ سلامت۔

(۲) نمونہ پسند آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ ڈاکخانہ کو سخاوت دکھانے کے مساوی ہے اے حضرت منی آرڈر بھیجیے کہ ہم انتظار وصول زر قیمت سے اور آپ انتظار ورود مولانا پنچ کی زحمت سے بچیں اور دو آنہ کی جگہ چار آنہ بھی صرف نہوں۔

۳۔ بعض قدردان دفتر سے ختم مدت ختم خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا اب جتنے پرچے اس بیچ میں ناغہ ہوگئے سب اکٹھا بھیجو تاکہ فائل ناقص نہ رہے۔ انکی تعمیل ارشاد صرف اُسی صورت میں ممکن ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں موجود ہو۔

(۴) جو پرچے ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہوجائیں وہ صرف ۲ ہفتہ کے اندر دوبارہ بھیجے جاسکتے ہیں لفافہ اور شام کی ضرورت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجیے اور پرچہ منگا لیجیے۔

(۵) اگر یہ پرچہ (پنچ) ملک کے لیے آپ کی رائے میں مفید ہو تو خود خریدار ہو جانے سے پورا حق قدردانی ادا نہیں ہوتا بلکہ احباب میں اسکی اشاعت کی امکانی کوشش بھی فرمایئے۔ خیر الناس من ینفع الناس۔

والسلام۔

منیجر

اعلان باحلف

قیمت ...

دعا مفید المحبت مع موہنی منتر

حضرات اگر آپ کسی معشوق کے مبتلا ہوں وہ آپ کو نہ ملتا ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا کسی حاکم افسر کو مہربان کرنا چاہتے ہو یا حسب منشا دو شادی کرانا چاہتے ہو فوراً اہل اسلام دعائے محبت اور اہل ہنود موہنی منتر منگا کر آزماویں موہنی منتر سے مطلوب تین یوم میں اور دعا محبت سے دو یوم میں شرطیہ مشتاق مل جاتا ہے دعا محبت صبح کے وقت صرف ایک مرتبہ پڑھی جاتی ہے جو پانچ منٹ میں ختم ہوتی ہے موہنی منتر تین یوم پڑھا جاتا ہے ہدیہ کچھ نہیں ... سادات ... اور غربا سے ... علاوہ محصول لیا جاتا ہے۔ اگر آپ اس حلفیہ اعلان پر بھی اعتبار نہ کریں آپ کی قسمت۔ چند کتب ... کامل ... مفتاح الغیب ... پیکرہ و ... لذت النساء باتصویر ... ملنے کا پتہ:

سبحان ... ڈاکخانہ نانوتہ ضلع سہارنپور

شرائط ایجنسی

(۱) دو روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کردی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کیجائیگی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے بچا ہوا پرچہ واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ ... کی چند ہی جلدیں باقی ہیں شائقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد ... علاوہ محصول ڈاک

(۲) جلد ... کے دو نمبر ان نمبروں میں انشا پردازی کے بہترین نمونے موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے مشتاقین کو فوراً طلب کرنا چاہیے فی جلد ... علاوہ محصول ڈاک

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

نرخنامہ اشتہارات اودھ پنچ لکھنؤ (پیشگی)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مندرجہ بالا نرخنامہ رعایتی ہے اب کوئی رعایت کی گنجائش نہیں ہے۔ دو روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔

اتفاقی اشتہارات کے لیے ہر سطر ... یا نصف ... سرکاری اشتہار کے لیے ... فی اشاعت

منیجر

مطبع ... پریس ... اسٹریٹ لکھنؤ سے چھپکر باہتمام محمد ... حسین مالک و ایڈیٹر شائع ہوا۔